© rasailojaraid.com

دوسری سالانہ الشریعہ تعلیمی کانفرنس سے

جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ کا خطاب

اس وقت وطن عزیز میں تعلیم کے دو نظام چل رہے ہیں' ایک نظام دینی مدارس کا ہے اور دوسرا دنیوی درسگاہوں کا جو آگے چل کر کئی حصوں میں تقسیم ہے جیسے انگلش میڈیم' اردو میڈیم' جاگیرداروں اور روسا کے بچوں کے سکول اور عام آدمی کے بچوں کے لیے تعلیمی ادارے وغیرہ۔ انگریز نے برصغیر کی حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اور ۱۸۵۷ء میں بھی مسلمان ہی جنگ آزادی کا ہراول دستہ تھے اس لیے فرنگی اسلام' اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے خلاف شدید جذبات رکھتا تھا۔ اس پس منظر میں رسوائے زمانہ میکالے نے ایک شیطانی نظام تعلیم مرتب کر کے دعویٰ کیا کہ اس سے ایسا طبقہ پیدا ہوگا جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی مگر خیالات و تمدن میں انگریز ہو گا۔ اس نظام تعلیم کے نفاذ سے دو مقاصد کا حصول اس کے پیش نظر تھا۔ دفتروں کے لیے کلرک پیدا کرنا اور مسلمانوں کو ان کے دین سے بے گانہ کر کے دینی اقدار سے محروم کرنا۔

نظام تعلیم ہی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ولیم ہنٹر نے اسلام اور اسلامی تعلیمات پر انتہائی رکیک حملے کیے اور نظام اسلام کا تمسخر اڑایا۔ نو آبادیاتی دور کے ڈیڑھ دو صدیوں پر محیط لمبے دورانیے میں فرنگی نے مسلمانوں میں اپنے کاسہ لیس' وطن فروش ٹوڈیوں کے خاندانوں کی اس طرح تربیت کی کہ وہ اپنی چال ڈھال' نشست وبرخاست اور بود وباش میں آج تک مغربی معاشرہ کی "نقل مطابق اصل" ہیں اور وطن عزیز میں قیادت کا تاج گزشتہ ۵۰ برس سے انہیں خاندانوں کے افراد کے سروں پر سجتا چلا آ رہا ہے۔ ٹوڈیوں کی اس نسل کے ذریعہ ایک طرف تو عصری نظام تعلیم کو بد سے بدتر شکل میں ڈھالا جا رہا ہے اور دوسری طرف نیو ورلڈ آرڈر کے سب سے بڑے ہدف دینی مدارس پر یلغار اور مار دھاڑ کے ارادے بن رہے ہیں' گزشتہ دنوں اخبار میں ایک چھوٹی سی خبر تھی کہ بلوچستان میں ابتدائی جماعتوں کی کتاب سے حمد باری تعالیٰ نکال دی گئی [illegible] مضمون۔ ایسا تو انگریز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دور میں بھی نہیں ہوا تھا۔ ان دنوں ہر سکول میں پڑھائی شروع ہونے سے پہلے مختلف منظوم دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھی جایا کرتی تھی جس میں تمام بچے خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو' شریک ہوا کرتے تھے۔ ایک دعائیہ نظم کا بند اب تک یاد ہے جو یوں تھا۔

بحر عصیاں کا کوئی کنارہ نہیں
غرق ہونے کو ہیں' کوئی چارہ نہیں
بے تیرے کوئی بھی سہارا نہیں
اپنی رحمت سے ہم سب کو مولا بچا
ہم ہیں بندے تیرے تو ہمارا خدا

یہ قریب قریب آیت مبارکہ ربنا ظلمنا انفسنا .... من الخاسرین ○ کا ترجمہ ہے۔ فرنگی کے مسلط کردہ نظام تعلیم کے متعلق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف

یہ نظام ہمیں اپنے ماضی سے کاٹتا اور طاغوت سے جوڑتا ہے۔

انگریز کی تعلیم نے رکھا نہ کہیں کا
مذہب کا نہ ملت کا نہ دنیا کا نہ دیں کا
طفل میں بو آئے کیا ماں باپ کے اطوار کی
دودھ ڈبوں کا پیا تعلیم ہے سرکار کی

اس نظام تعلیم کی حامل اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل لوگ اس بدقسمت ملک پر حکمران ہیں' ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے حوالہ سے ان کی کارکردگی کھلی آنکھوں دیکھ بلکہ بھگت رہے ہیں۔ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مرتب کردہ نیو ورلڈ آرڈر کو آگے بڑھانے کی شرط پر اپنے اپنے عہدوں پر قائم ہیں' ان سے یا ان جیسے دوسرے تعلیم یافتہ لوگوں سے نفاذ اسلام کی توقع ایسے ہی ہے جیسے تھوہر کے پودے سے انگور کے خوشوں کی آرزو کرنا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمہوریت ایک ایسا طاغوتی نظام ہے جو ایک چھٹے ہوئے بدمعاش اور شیخ الاسلام کی رائے کو برابر کا درجہ دیتا ہے اور اب تو سونے پر سہاگہ ہونے کو ہے کہ قادیانیوں سمیت ہر غیر مسلم کی رائے دو مومنوں کے برابر کرنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ مغربی تعلیم یافتہ دانش ور یہ دلیل دیتے ہیں کہ پاکستان کو وجود میں لانے کے لیے تو جداگانہ انتخاب ضروری تھا مگر اس کے استحکام کے لیے مخلوط طریق انتخاب ضروری ہے' یعنی وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بچے کی پیدائش تک تو ماں کی ضرورت تھی لیکن اس کی نشو ونما اور اچھی پرورش کے لیے ماں سے مختلف یا متضاد شخصیت کی حامل خاتون زیادہ بہتر ہوگی۔

بریں   عقل   ودانش   بباید   گریست

کرہ ارض اسلام کے دور حکمرانی اور اس کی برکتوں سے ان شاء اللہ پھر مستفیض ہو گا مگر جمہوریت سے نہیں بلکہ اسلامی انقلاب کے ذریعہ' ویسا ہی پر امن انقلاب جیسا مکہ معظمہ کے مظلوموں نے حضور سرور کائناتؐ کی قیادت میں ظلم و جور' جہالت' گمراہی اور بے راہ روی کی قوتوں کے خلاف برپا کر کے کرہ ارض کی تقدیر بدل دی تھی' ایسے انقلاب کے لیے امریکہ فرانس وغیرہ سے اسلحہ کی بھیک مانگنے کی نہیں بلکہ انسان سازی کی ضرورت ہے۔

جب اسلام کے خلاف ایک نئے نظام تعلیم کے ذریعے میکالے' ہنٹر اور ان کے گماشتے سازش کر رہے تھے تو اس وقت کے علماء حق نے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی قیادت میں انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں جگہ جگہ دینی مدارس قائم کر کے اسلام کے تحفظ اور دفاع کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان پر اور ان کے جانشینوں پر جو انسان سازی کا فریضہ انتہائی نامساعد اور ابتر حالات میں سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کے زیر اہتمام چلنے والے دینی اداروں کی وجہ سے تمام طاغوتی سازشوں اور کوششوں کے باوجود اب بھی ملک کی بڑی بھاری اکثریت دینی اقدار سے جذباتی وابستگی اور محبت رکھتی ہے۔ اور وقت آنے پر جان تک کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتی' اس لحاظ سے یہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں جن سے ہدایت کی روشنی پھیلتی اور ظلمت دم توڑتی ہے۔ دینی مدارس کا یہ کردار اسلام دشمن ابلیسی قوتوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے اور وہ عالم اسلام میں اپنے گماشتوں کے ذریعہ انہیں ختم کرنے کے درپے ہیں۔

علامہ اقبالؒ کی نظم [illegible]
[illegible] سیاسی فرزندوں کے نام" اس صورت حال کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتنی صحیح عکاسی کرتی ہے جس میں ابلیس اپنے سیاسی فرزندوں سے یوں مخاطب ہے کہ

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز ویمن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ ودمن سے نکال دو
اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو
اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو

ان شاء اللہ اسلامی انقلاب آئے گا اور ضرور آئے گا' اسے کوئی نہیں روک سکتا اور دینی ادارے اس کا ہراول دستہ ہوں گے۔ البتہ اس بات کی ضرورت ہے کہ دینی وعصری تعلیم کے درمیان فاصلوں کو کم کیا جائے اور ان اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے جو نئی نسل کے لیے دینی وعصری علوم کے متوازن امتزاج کے ساتھ ایک ایسے تعلیمی نظام کے تصور کو آگے بڑھا رہے ہیں جو ہماری دینی اور قومی ضرورتوں اور آج کی عالمی صورت حال میں ملی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو بار آور کریں تا کہ ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک مثالی اسلامی ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر سکیں' آمین۔ وما علینا الا البلاغ المبین

© rasailojaraid.com